Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان نہایت خشوع و خضوع کیساتھ آستانہ الٰہی پر جا گرے تو وہ رحم کیساتھ اس پر نظر کرتا ہے

غفلت کا بہترین علاج استغفار ہے۔ اگر انسان استغفار اور توبہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بد قسمت ہے

"خدا تعالیٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اُس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گذر جاوے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے اور کبھی کبھی خدا تعالیٰ کے حلم پر پوری اطلاع نہ رکھنے کے باعث بیباک ہو جاتا ہے۔ اس وقت ذوانتقام کی صفت کام کرتی ہے اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے۔ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں کہ پرمیشر اور رات میں دیر ہے۔ یعنی خدا حد سے بڑھی ہوئی بات کو عزیز نہیں رکھتا۔ بایں ہمہ بھی وہ ایسا رحیم و کریم ہے کہ ایسی حالت میں بھی اگر انسان نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ آستانۂ الٰہی پر جا گرے تو وہ رحم کے ساتھ اُس پر نظر کرتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ ہماری خطاؤں پر معاً نظر نہیں کرتا اور اپنی ستاری کے طفیل رُسوا نہیں کرتا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ ہر ایسی بات پر جو کسی دوسرے کی رُسوائی یا ذلّت پر مبنی ہو فی الفور مُنہ نہ کھولیں۔

بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اُن کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گذرتا ہے۔ نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں، نہ قال اللہ اور قال الرسول سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا اُن کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعتِ ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بد قسمت ہے۔ غفلت اور سُستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سُستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آجاوے تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر سجدے اور دُعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۹۹، صفحہ ۳۰۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ ر تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۴ ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سر میں درد ہے اور گلے کی تکلیف میں قدرے افاقہ ہے

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۱۴ ر تبلیغ۔ محترم حاجی محمد فاضل صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے بائیں پاؤں میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بہت بیمار رہیں۔ ٹانگ میں شدید درد کے باعث چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ نیز آپ کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ صحابیہ بھی لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر، عارضۂ قلب اور گردوں میں خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم حاجی صاحب موصوف اور آپ کی اہلیہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ملک آیت الرحمٰن صاحب ابن محترم ملک فقیر اللہ صاحب آف ساہیوال ان دنوں ویسٹمنسٹر ہسپتال لندن میں ۲۶ دسمبر ۱۹۷۴ء سے زیرِ علاج ہیں۔ ان کے گردوں کا آپریشن ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ تاہم ملک صاحب ہنوز بہت کمزور ہیں اور چل پھر بھی نہیں سکتے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ملک صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ ان کے اہل و عیال پر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک یاد دہانی

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۲۸ فروری ۱۹۷۵ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا $\frac{1}{15}$ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اندرون و بیرونِ پاکستان کے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک لاعلاج گمراہی اور اس کا انجام

تاریخی طور پر یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جتنے بھی مامورین الٰہی اصلاحِ خلق کی غرض سے دنیا میں مبعوث ہوئے ابتداءً ان کی دعوت کو بہت قلیل التعداد سعید الفطرت انسانوں نے قبول کیا اور اکثریت نے جن کے قلوب و اذہان اور آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے تھے نہ صرف یہ کہ ان کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ ان کے درپے آزار ہو کر انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مامورین الٰہی کے وعظ و نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ اپنے غلط عقائد اور غلط روش پر اڑے رہے۔ چنانچہ ان میں سے جن کے لئے راہ راست پر آنا مقدر نہ تھا وہ ایمان کی دولت سے محروم ہی رہے۔ ہر چند کہ مامورین الٰہی کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ سارے ہی لوگ کسی طرح راہ راست پر آ کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے لے آئیں لیکن جن پر فطرت سے دروازے بند تھے انہوں نے نہ ایمان لانا تھا اور نہ لائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا :۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ (یوسف آیت ۱۰۴)

ترجمہ :۔ اور خواہ تو (کتنا ہی) چاہے (کہ سب لوگ ہدایت پا جائیں) اکثر لوگ ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ یہ بیان فرمائی ہے کہ ایسے لوگ جہاں اور بہت سی برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں وہاں ان میں ایک ایسی گمراہی بھی پائی جاتی ہے کہ جو بڑی حد تک لاعلاج ہوتی ہے اور وہی قبولِ حق سے ان کی محرومی کا اصل سبب ہوتی ہے اور وہ ہے آخرت کی نفی یا آخرت فراموشی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس گمراہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ○ (الشوریٰ آیت ۱۹)

ترجمہ :۔ سنو! جو لوگ قیامت کے بارہ میں شبہ کرتے ہیں وہ ایک لاعلاج گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اس سے ظاہر ہے آخرت کا انکار یا اس کے بارہ میں شبہ کا اظہار یا آخرت پر ظاہری ایمان کے باوجود آخرت فراموشی بہت ہی خطرناک روحانی بیماری ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے انتہائی درجہ کی گمراہی یا بالفاظ دیگر ایسی گمراہی قرار دیا ہے جو قریباً لاعلاج ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور جزاء سزا کے دن کا قائل ہی نہ ہو، یا اس بارہ میں اسے پورا یقین حاصل نہ ہو، یا ایمان رکھنے کے باوجود وہ اسے یکسر فراموش کر دے اور اسے بھولے سے بھی یہ خیال نہ آئے کہ ایک دن اس سے باز پرس ہوگی اور اسے اپنے اعمال اور کرتوتوں کا جواب دینا پڑے گا۔ وہ اس وہم میں مبتلا ہوتا ہے کہ اس پر کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے گرفت نہیں آ سکتی اور وہ نہ اس دنیا میں اور نہ آخرت میں کبھی موردِ عذاب بن سکتا ہے۔ یہ بے خوفی ہی اسے مامورینِ الٰہی کی آواز پر کان نہ دھرنے اور ان کی مخالفت کرنے میں ہر قسم کی حدود کو پھلانگنے میں دلیر بنا دیتی ہے۔

اس بے خوفی کی انتہاء یہ ہوتی ہے کہ جب مامورین الٰہی اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے عتاب اور اسی طرح آخرت کے عذاب سے خبردار کرتے ہیں تو وہ کسی قسم کا خوف و خشیت محسوس کئے بغیر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اسی دنیا میں جس عذاب یا جس روز حساب سے تم ڈراتے ہو وہ جلدی کیوں نہیں آتا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جب آخرت کا وجود ہی کوئی نہیں تو عذاب آ کیسے سکتا ہے اور حساب کتاب کا سوال ہی کب پیدا ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے حقیقی مومن نیک اعمال بجا لانے اور اللہ تعالیٰ کی امان میں ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کے تصور سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ○ (الشوریٰ آیت ۱۹)

ترجمہ :۔ وہ لوگ جو اس پر (یعنی قیامت پر) ایمان نہیں لاتے وہ اس کے جلد لانے کے خواہاں ہیں۔ اور مومن اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ واقع ہو کر رہنے والی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے جن لوگوں کی قسمت میں ایمان لانا اور راہ راست پر آنا نہیں ہوتا ان کی ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ آخرت کے منکر یا آخرت فراموشی میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے جزاء سزا اور عقوبت و عتاب کا انہیں سرے سے کوئی خوف نہیں ہوتا اسے وہ لوگوں کا ایک وہم خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے کمال بیباکی سے یہ کہنے میں بھی انہیں کوئی عار نہیں ہوتا کہ اگر کوئی گرفت آنی ہے تو وہ جلد کیوں نہیں آتی۔ خدا تعالےٰ نے گرفت کے لئے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہوتا ہے۔ جب وہ وقت آجاتا ہے تو پھر ان پہ گرفت نازل ہونے میں ایک ساعت کی بھی تاخیر نہیں ہوتی اور وہ مبتلائے عذاب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيْنَهُمْ ○ (الشوریٰ آیت ۱۵)

ترجمہ :۔ اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک مدّت مقررہ تک کے لئے ایک بات کا فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان منکرین کی تباہی کبھی کی ہو چکی ہوتی۔

الغرض آخرت کا انکار یا آخرت فراموشی پرلے درجہ کی گمراہی ہونے کے باعث بڑی حد تک لاعلاج گمراہی ہوتی ہے۔ جو لوگ اس گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں وہ راہ راست پر آنے سے بالعموم محروم ہی رہتے ہیں اور انجام کار انہیں اس دنیا میں عذاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور اگر عذاب دیکھ کر بھی وہ اپنی اصلاح نہ کریں تو آخرت میں بھی انہیں عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ عافیت اسی میں ہے کہ انسان ایمان بالآخرۃ میں ضعف نہ آنے دے اور تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر آخرت سنوارنے میں کوشاں رہے اور اس آیۂ کریمہ کا اپنے آپ کو مصداق بنائے :۔

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ (یوسف آیت ۱۱۰)

ترجمہ :۔ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا یقیناً زیادہ بہتر ہے۔

اس سے کم تر جو خیال ہے اس کا مآل دنیا میں بھی وبال ہے اور آخرت میں بھی وبال۔

یوم مصلح موعود

جماعت احمدیہ ہر سال یوم مصلح موعود مناتی ہے۔ امسال فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام جماعتیں ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء بروز جمعرات اپنے ہاں جلسہ منعقد کریں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد ہوں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹیں ارسال کی جائیں۔

جن جماعتوں کے لئے ۲۰ فروری کو جلسہ کرنا مشکل ہو وہ ۲۳ فروری بروز اتوار جلسہ کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اعزاز سے معمور رکھنا مطلب

(محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۲)

اپنی بیعت کے لئے بلاتے ہوئے بھی انہیں بھائی مسلمان کہہ کر پکارا ہے۔ چنانچہ شحنہ حق میں حضور فرماتے ہیں:-

تبلیغ۔ میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کو چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں

(شحنہ حق ص۴۲ حاشیہ ص۴۲)

فتح اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب اے مسلمانو سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افتراء اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر حکمت حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں"

اس سے چند سطریں پہلے حضور نے فرمایا:-

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جس کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے اُن کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اُس سے بکلی بے خبری ہے۔"

(فتح اسلام ص۵ و ۹
روحانی خزائن جلد ۳)

کیسے دردمند دل کے ساتھ حضور نے مسلمانوں کو "حق کے طالبو" اور "اسلام کے سچے محبو" کہہ کر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انہیں اپنے اعمال میں درستی کرنی چاہیئے۔ اُن کے ایمان اور اعمال میں فساد سے حضور کو قلبی کوفت محسوس ہوتی ہے اور حضور کی تمام تر یہ کوشش کہ مسلمان سدھر جائیں صحیح معنوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو بن جائیں اور اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو پالیں۔

اپنی بعثت کے متعلق ضرورت زمانہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے آپ نے فرمایا

"اے دانشمندو تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔"

(فتح اسلام ص۶
روحانی خزائن ۳)

حضور علیہ السلام نے ہمیشہ مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضور کی بعثت مسلمانوں کی ترقی ہی کے لئے تھی۔ اسلام کی تازگی سے یقیناً مسلمانوں کو ترقی ہی مل سکتی ہے اُن کے لئے برکات کے دروازے ہی کھل سکتے ہیں سچے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی کا مقام ہو سکتا ہے کہ اسلام سربلند ہو اور مسلمان بام عروج پر پہنچ جائیں اس کام کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تھا۔ اور حضور کو اس بات کا کلی یقین تھا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ فتح اسلام میں حضور فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(صفحات ۱۵ تا ۱۷)

مسلمانوں کی ترقی کے متعلق حضور کو ایک الہام بھی ہوا ہے حضور نے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں تحریر فرمایا جس محبت اور ہمدردی کے ساتھ آپ نے اس کا ذکر فرمایا ہے وہ از خود دل میں محبت پیدا کرتی ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں اس بات کی بھی دعوت دی کہ وہ سب حضور کے پاس آ کر رہیں اور اس ذوق سے حصہ لیں جو حضور کو عطا کیا گیا ہے فرماتے ہیں:-

"اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور اُن پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے۔ اسی کی بشارت دے کر خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا کہ "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

(فتح اسلام ص۳۷-۳۹)

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ قوم کو ابھارنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے اگر آپ دیانت داری کا ذکر کرتے رہیں گے تو لوگ یقیناً زیادہ دیانت دار ہو جائیں گے۔ بہادر کہیں گے تو قوم بہادری کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دے گی۔ اب حضور کی تحریر کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثار باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذریت ہو انکار اور بدظنی کی طرف جلدی نہ کرو اور اس خوفناک دنیا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے اور بے شمار لوگ اُس کے دام فریب میں آ گئے ہیں تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دین اسلام کے مٹانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے کیا تم پر یہ حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔"

(فتح اسلام ص۵۲)

اولوالعزم مومنوں کے آثار باقیہ اور نیک لوگوں کی ذریت کس قدر بڑا اعزاز ہے یہ اور کس اچھے طریق پر مسلمانوں کو بہادری اور نیکی کی ترغیب دی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ لوگ جو حضور کی سخت مخالفت
کر رہے تھے ان کو بھی حضور نے نہایت
عزت سے مخاطب کیا فرماتے ہیں :-
"اے شک کرنے والو!
آسمانی فیصلہ کی طرف آجاؤ!
اے بھائیو! اے مولویو!
اے قوم کے منتخب لوگو!
خدا تعالیٰ آپ کی آنکھیں
کھولے غیظ اور غضب
میں آکر حد سے مت بڑھو
میری اس کتاب کے دونوں
حصوں کو غور سے پڑھو
کہ ان میں نور اور ہدایت
ہے خدا تعالیٰ سے ڈرو
اور اپنی زبانوں کو تکفیر
سے تھام لو۔ خدا تعالیٰ
خوب جانتا ہے کہ میں ایک
مسلمان ہوں۔ (ازالہ اوہام ص۲)

جن لوگوں کو حضور دینی لحاظ سے
اچھا سمجھتے تھے ان کی قدر دانی کی تو بات
ہی کیا تھی۔ عبداللہ غزنوی کے متعلق
فرمایا :-
"ایک بزرگ غایت درجہ
کے صالح جو مردان خدا میں
سے تھے اور مکالمہ الٰہیہ کے
شرف سے بھی مشرف
تھے اور بہ تمام کمال اتباع
سنت کرنے والے اور
تقوے اور طہارت کے
جمیع مراتب اور مدارج
کو ملحوظ اور مرعی رکھنے
والے تھے اور ان صادقوں
اور راستبازوں میں سے
تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی
طرف کھینچا ہوا ہوتا ہے
اور بڑے درجے کے معمور
الاوقات اور یاد الٰہی میں
محو اور غریق اور اسی راہ
میں کھوئے گئے تھے جن کا
نام نامی عبداللہ غزنوی تھا"
(ازالہ اوہام ص۴۲۳ ح ۵ حاشیہ)

علماء کی خاص طور پر آپ کے دل
میں قدر تھی اگرچہ مخالفت بھی سب سے
زیادہ علماء ہی کرتے تھے لیکن اس کے
باوجود حضور کے دل میں ان کی بڑی عزت
تھی ازالہ اوہام میں حضور نے تحریر
فرمایا :-
"علمائے ہند کی خدمت میں
نیاز نامہ۔
اے برادران دین و علمائے
شرع متین! آپ صاحبان
میری ان معروضات کو
متوجہ ہو کر سنیں" (ص۱۹)

اسی طرح "کتاب البریہ" میں
تحریر فرمایا :-
"پنجاب اور ہندوستان کے
مشائخ اور صلحاء اور اہل
اللہ با صفا حضرت عزت
اللہ جل شانہ کی قسم دے
کر ایک درخواست۔
اے بزرگان دین و عباد اللہ
الصالحین میں اس وقت
اللہ جل شانہ کی قسم دے کر
ایک ایسی درخواست
آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں
جس پر توجہ کرنا آپ صاحبوں
پر دفع فتنہ و فساد کے
لئے فرض ہے کیونکہ آپ
لوگ فراست اور بصیرت
رکھتے ہیں اور نہ صرف انکل
سے بلکہ نور اللہ سے دیکھتے
ہیں اور اگرچہ ایسے ضروری
امر میں جس میں تمام مسلمانوں
کی ہمدردی ہے اور اسلام
کے ایک بڑے بھاری تفرقہ
کو مٹانا ہے قسم کی بھی
کچھ ضرورت نہیں تھی مگر
چونکہ بعض صاحب ایسے بھی
ہوتے ہیں کہ اپنے بعض مصالح
کی وجہ سے خاموش رہنا پسند
کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ سچی شہادت
میں عام لوگوں کی ناراضگی
مقصود ہے اور جھوٹ
بولتے ہیں
معصیت ہے
اور نہیں سمجھتے کہ اخفائے شہادت
بھی ایک معصیت ہے ان
لوگوں کو توجہ دلانے کیلئے
قسم دینے کی ضرورت
پڑی"
(کتاب البریہ ص۳۵۸
روحانی خزائن ص۱۳)

نیز حضور نے فرمایا :-
کمزوریاں ہیں بھائی ادب و
انکسار حضرات علماء و
مسلمانان و علماء عیسائیان
و پنڈتان ہندوان و
آریاں یہ اشتہار بھیجتا
ہوں اور اطلاع دیتا
ہوں کہ میں اخلاقی و
اعتقادی و ایمانی کمزوریوں
اور غلطیوں کی اصلاح کے
لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں!!
(اربعین نمبر ۱ ص
خزائن جلد ۱۷ ص۳۴۴)

"اے بزرگو! اور قوم کے
مشائخ اور علماء! پھر میں
آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ
کی قسم دیتا ہوں کہ اس
درخواست کو ضرور قبول
فرمائیں !!
(اربعین نمبر ۳ ص۳۰)

"میں محض نصیحتاً للہ مخالف
علماء اور ان کے ہمخیال
لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں
دینا اور بدزبانی کرنا طریق
شرافت نہیں ہے اگر آپ
لوگوں کی یہی طینت ہے تو
خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے
آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو
آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے
کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ
الگ میرے پر بددعائیں
کریں اور رو رو کر میرا
استیصال چاہیں پھر اگر
میں کاذب ہوں گا تو ضرور
وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی
(اربعین نمبر ۴ ص
خزائن نمبر ۱۷ ص۴۷۲)

سید نذیر حسین ملقب بہ شیخ الکل کے
متعلق حضور فرماتے ہیں :-
"میں نے یہ بھی لکھ بھیجا کہ
حضرت مجھے اجازت دیجئے
اور اپنی خاص تحریر سے
مجھے اشارہ فرمائیے تو
میں آپ کے مکان پر حاضر
ہو جاؤں گا"
ص۲۶۱ سنہ ۱۸۹۱ء

امہات المومنین کے مصنف نے اپنے
انتہائی خبث باطن کا اظہار کیا تھا۔
حضور نے حکومت سے اس بات کی
درخواست کو نامنظور فرمایا کہ کتاب
کو ضبط کیا جائے کیونکہ کتاب تو چھپ
چکی تھی اور ہزاروں ہاتھوں میں جا چکی
تھی۔ حضور نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ
اس کتاب کا دلائل کے ساتھ رد کیا جائے
اس سلسلہ میں حضور کی تحریریں پڑھنے
سے تعلق رکھتی ہیں حضور فرماتے ہیں :-
"راستبازوں میں بہتر اور میری
جماعت اور تمام اہل علم
اور صاحب تدبر مسلمانوں
میں سے اس بات پر اتفاق
رکھتے ہیں کہ کتاب امہات
المومنین کی لغو گوئی کی یہ
سزا نہیں ہے کہ ہم اپنی
گورنمنٹ محسنہ کو در
اندازی کے لئے توجہ دیں
گو وہ دانا گورنمنٹ اپنے
قوانین کے لحاظ سے جو
چاہے کرے مگر ہمارا حق
یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم ایسے
اعتراضات کا کہ جو درحقیقت
نہایت نادانی یا دھوکہ دہی کی
غرض سے کئے گئے ہیں خوبی
اور شائستگی کے ساتھ جواب
دیں اور پبلک کو اپنی حقیقت
اور اخلاق کی روشنی دکھائیں"
(کتاب البریہ ص۳۱۹
روحانی خزائن جلد ۱۳)

پھر فرماتے ہیں :-
"یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام
مسلمانوں پر ایسا یہ فرض ہے
کہ اس طوفان ضلالت کا جلد تر
فکر کریں مگر صرف اسی طریق سے
کہ اس کام کے لئے ایک شخص
کو منتخب کر کے نرمی اور تہذیب کے ساتھ
تمام عیسائی حملوں کا رد لکھائیں اور ایسی کتابیں
نہ صرف رد ہونا چاہیئے بلکہ اسلامی
تعلیم کی عمدگی اور خوبی اور
فضیلت بھی ایسے آسان
فہم طریق سے مندرج ہونی
چاہیئے جس سے ہر ایک طبیعت
اور استعداد کا آدمی
پوری تسلی پا سکے"
فریاد درد ص۱۳
(بحوالہ خزائن روحانی ص۳۸۱)
(باقی)

ہمدردانہ مشورہ ۔ کامیاب علاج
تبخیر معدہ - پرانی خارش - بواسیر - دائمی نزلہ و زکام
دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض
ناصر دواخانہ گولبازار - ربوہ
فون نمبر ۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی عبدالباقی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج فجی مشن)

محترم مولوی عبدالباقی صاحب کی وفات کا علم روزنامہ الفضل سے ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوبہ بہار (انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ پٹنہ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے۔ جہاں سے آپ نے ایم۔اے کیا تھا۔ آپ بہار کے ایک ایسے خاندان میں سے تھے جو دینی اور علمی لحاظ سے اپنے علاقہ میں کافی مشہور تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو سندھ کے علاقہ میں سلسلہ کی زمینوں میں سیلز ایجنٹ مقرر فرمایا تھا۔ جہاں آپ نے کافی عرصہ خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد آپ کو سلسلہ کی فیکٹری کا ہی بطور منیجر مقرر کیا گیا جو کنری میں سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کے نام سے چل رہی ہے۔ اسی جگہ سے آپ ریٹائرڈ ہوئے۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بعض خاص صفات کا حامل بنایا تھا۔ انہی میں سے ایک دیانت و امانت کے ساتھ مفوضہ فرائض کی انجام دہی ہے۔ جن کاموں میں آپ کا تقرر کیا گیا تھا ان میں لاکھوں روپے کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان فرائض کو پوری طرح دیانتداری سے نبھانے کی توفیق ملی۔ ان کاموں کے سلسلہ میں متعدد مذاہب کے لوگوں اور مختلف العقیدہ افراد سے واسطہ پڑتا تھا۔ وہ سب لوگ آپ کے اخلاق اور دیانت داری سے متأثر تھے اور بزرگوں کی طرح آپ کی عزت کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں رفق حلم اور عفو کا مادہ بھی ودیعت فرمایا تھا۔ طبیعت مرنجاں مرنج تھی۔ کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہیں دیتے تھے۔ بشاشت سے ملتے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ یعنی وہ غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنیوالے ہوتے ہیں۔ یہ صفات اللہ تعالیٰ نے محترم مولوی صاحب مرحوم کو بھی عنایت فرمائی تھیں۔

علمی، ادبی اور دینی ماحول میں آپ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خاندان کے ساتھ آپ کو عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور سلسلہ کا لٹریچر آپ کے زیر مطالعہ رہتا۔ مجلسی گفتگو آپ کی دلچسپ ہوتی۔ ادبی محاورے اپنی گفتگو میں خوب استعمال فرماتے۔ دینی مسائل میں بھی گہرا مطالعہ تھا۔ دنیوی کاموں میں مشغولیت کے باوجود دین کو پس پشت نہیں ڈالتے تھے۔ دین اُن کی گھٹی میں داخل تھا۔ اور دینی کاموں میں شغف تھا۔

"دست در کار دل بایار"

کا مقولہ ان پر صادق آتا تھا۔ باوجود اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے سادگی آپ کی طبیعت پر غالب تھی۔ فخر و تکبر سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا تھا۔ فروتنی، مسکینی اور عاجزی سے زندگی بسر کرنے والے تھے۔ سندھ کی جماعتوں میں سے کنری ایک اہم جماعت ہے۔ محترم مولوی صاحب کو اس جماعت میں مختلف قسم کی جماعتی ذمہ داریاں ادا کرنے کے مواقع میسر آئے اور کامیابی سے ان کو نبھایا۔ امیر و غریب، چھوٹوں اور بڑوں سب کے ساتھ آپ کا سلوک محبت اور پیار کا تھا۔ آپ کی سادگی کے سب لوگ مداح اور نیکی و بے نفسی کے سب قائل تھے۔

مسجد کے ساتھ آپ کا گہرا ربط تھا۔ آخری چند سالوں میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی مگر مسجد میں آکر نماز باجماعت کا التزام کبھی نہیں چھوڑا۔ اس کے لئے کسی نہ کسی دوست کا ہاتھ پکڑ کر مسجد میں پہنچ جاتے۔ یہ خدمت زیادہ تر رستم علی صاحب بجالاتے رہے۔ آپ کا اکثر وقت کنری میں گذرا۔ اس لئے ریٹائر ہونے کے بعد کنری میں ہی آپ نے رہائش اختیار کی۔ صبر و رضاء بقضاء بھی مومن کا شیوہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس صفت سے بھی بہرہ ور فرمایا تھا۔ گلہ شکوہ جزع فزع اور ناشکری کے الفاظ آپ کی زبان پر نہیں آتے تھے۔ بلکہ ابتلاؤں پر صبر کرنیوالے اور راضی بقضاء تھے۔ مبلغین سلسلہ، مربیان اور جماعت کے علماء سے ہمیشہ محبت عقیدت اور عزت سے پیش آتے تھے اور ان کا احترام ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اُن کی نیکی اور تقویٰ کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین

وقف بعد از ریٹائرمنٹ

اور

جواں ہمّت معمّر احباب کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:۔

"وہ زیادہ عمر والے جو ابھی جواں ہمت ہوں۔ چلنے پھرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور دس بارہ گھنٹے متواتر اگر انہیں کام کرنا پڑے تو کرسکتے ہوں ایسے لوگ خصوصیت سے اپنے آپ کو پیش کریں۔

دنیا کا تجربہ یہ ہے کہ پنشن لینے کے بعد جو شخص کام نہیں کرتا وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ نکمے رہنے سے عمریں کم ہو جاتی ہیں۔ لہذا کم و بیش پنشن کے بعد کا وقت تو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ تا مرنے کے بعد وہ خدا تعالیٰ سے کہہ سکیں کہ اے خدا ہمیں اپنی زندگی میں جو وقت فرصت کا ملا اُسے ہم نے تیرے دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اس سے زیادہ کسی انسان کی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ بغیر قربانی کے اُسے ثواب ملتا جائے۔ اس دُنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔"

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۶۶ جنوری ۱۹۳۶ء)

جواں ہمت احباب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زریں اصول پر عمل پیرا ہونے کے لئے دفتر وقف عارضی سے فارم طلب فرمائیں۔ جزاہم اللہ خیراً

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

اعلان مطالعہ کتب

ماہ فروری کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "احمدی و غیر احمدی میں فرق" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ فرماویں۔ کتاب خدام الاحمدیہ کے دفتر سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم و محترم محمد ابراہیم صاحب قریشی مکان نمبر ۱۵/۳۰۰۵ حاجی پورہ سیالکوٹ شہر یکصد (۱۰۰) روپیہ کی گرانقدر رقم برائے علاج نادار مریضان بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی بچی عزیزہ ثریا خانم صاحبہ اہلیہ عزیزم چوہدری منظور احمد صاحب لندن میں بیمار ہیں۔ عزیزہ کے دونوں گردے ناکارہ ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ مصنوعی گردہ سے کام لیا جا رہا ہے۔ معالج ڈاکٹر پوری کوشش میں ہیں کہ ان کے اصل گردے کام شروع کر دیں۔ احبابِ جماعت عزیزہ بچی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ اور معالج ڈاکٹر کو محض اپنے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۲۔ خاکسار کے تایا چوہدری محمود احمد صاحب گوندل گوٹھ چوہدری سلطان احمد ضلع حیدرآباد ۷ر فروری سے بعارضہ فالج علیل ہیں اور امریکن مشن ہسپتال میرپور خاص میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مبشر احمد گوندل۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد)

۳۔ خاکسار کے والد اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق آزاد کشمیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

511

قرآنی شریعت پہلی تمام شریعتوں کے مقابلہ میں اکمل اور اتم ہے

قرآنی تعلیمات کے کمالاتِ خاصہ اس اُمّت کے استعدادی کمالات پر شاہد ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی امتیازی خصوصیّت اور خیر اُمّت کے مقام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآنی شریعت پہلی تمام شریعتوں کے مقابلہ میں اکمل اور اتم اور کامل اور مکمل ہے۔ اگر آپ پہلی شرائع کے احکام (اوامر و نواہی) کو قرآن کریم کے احکام کے مقابلہ پر رکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم میں چھ سات صد سے زائد احکام (اوامر و نواہی) اس اُمّت کے لئے نازل کئے گئے ہیں ان کے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر معدودے چند احکام کا نزول ہوا۔ پھر سینکڑوں ایسے احکام قرآنیہ ہیں جو پہلی کسی شریعت میں بھی ہمیں نظر نہیں آتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پہلی شرائع کے احکام (اوامر و نواہی) محدود تھے بوجہ اس کے کہ اس قوم کی استعدادیں محدود تھیں جس کی طرف انہیں نازل کیا گیا تھا اور قرآن کریم کا ایک کامل اور مکمل شریعت ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ بنی نوع انسان اس زمانہ میں جب قرآن کریم نازل ہوا کامل روحانی استعدادوں کے حامل تھے ورنہ قرآن کریم ان کی طرف نازل نہ ہوتا۔

پس قرآنی تعلیمات کے کمالاتِ خاصہ اس اُمّت کے استعدادی کمالات پر شاہد ہیں قرآن کریم کی تعلیم کے جو کمالات ہیں اور انکی جو وسعت ہے اور اس کی جو شان ہے اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ قرآن کریم کے مخاطب اپنی استعدادوں میں پہلی تمام امتوں سے بڑھے ہوئے ہیں ورنہ وہ قرآن کریم کے حامل نہیں ہو سکتے تھے یعنی قرآن کریم کے مخاطب اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں میں پہلی سب امتوں سے افضل اور برتر اور بزرگ تر ہیں۔ اور پھر جب یہ استعدادیں اور صلاحیتیں قرآنی تعلیم کی تربیت کے نیچے آئیں تو روح القدس کی معرفت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ کی متابعت کی برکت سے ایسے رُوحانی وجود پیدا ہوئے جو اپنی کمیّت اور کیفیّت اور صورت اور حالت میں تمام پہلے انبیاء کے روحانی بچوں سے اکمل اور اتم ٹھہرے۔ اور جب تک یہ خیر اُمّت پیدا نہ ہو جاتی کہ کوئی پہلی اُمّت اس کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکتی اور پر سب سے آگے نہ نکل جاتی اور آئندہ کوئی ایسی امت پیدا نہ ہو سکتی جو اس سے آگے بڑھ جائے یعنی وہ اپنے عروج اور کمال کو پہنچی ہوئی ہو اس وقت تک وُضع للنّاس کا وعدہ پُورا نہیں ہوتا تھا کیونکہ ناقص شریعت کے نتیجہ میں اور ناقص تربیت سے یہ امید نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ تمام اکنافِ عالم کو فائدہ پہنچانے والی ہو۔ غرض افاضۂ خیر میں نہ کسی امت نے آج تک امتِ مسلمہ کا مقابلہ کیا اور نہ کوئی ایسی اُمّت قیامت تک پیدا ہو سکتی ہے جو امّتِ مسلمہ کے مقابلہ میں آئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ کنتم خیر امّۃٍ اخرجت للنّاس اسی ابراہیمی وعدہ کے مطابق تمہیں للنّاس پیدا کیا گیا ہے۔ تمام دُنیا تم سے فیوض حاصل کرے گی تم سے برکات پائے گی۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ تم خیر امّت ہو ہر دو لحاظ سے استعداد کے لحاظ سے بھی اور تربیت کے نتیجہ میں جو رنگ اُسوۂ رسول ؐ اور اخلاقِ حسنہ کا تم نے اپنے اُوپر چڑھایا ہے اسکے لحاظ سے بھی۔ اور تم ہی وہ ہو سکتے ہو جن سے ساری دُنیا فائدہ اُٹھا سکے۔"

(الفضل ۷ ر مئی ۱۹۶۷ء صد ۳، صد ۴)

ٹریکٹ "ہمارے عقائد"

دفتر وقفِ عارضی کی طرف سے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ "ہمارے عقائد" طبع ہوا ہے۔ احبابِ جماعت اسے مطالعہ کے لئے بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں۔ تعداد مطلوبہ سے مطلع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

جماعتِ احمدیّہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ ر مارچ ۱۹۷۵ء (مطابق ۲۸، ۲۹، ۳۰ ر امان ۱۳۵۴ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو گی۔

(۱) ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ر فروری ہے۔ تجاویز حسبِ قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے سے پاس ہو کر آنی چاہئیں۔

(۲) نمائندگان کی اطلاعات بھجوانے کی آخری تاریخ ۱ ر مارچ مقرر کی گئی ہے۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اِس بات کا اہتمام فرماویں کہ جماعتوں میں باقاعدہ حسبِ قواعد انتخاب ہو کر نمائندگان کی اطلاعات ان کی وساطت سے ۱ ر مارچ تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دی جائیں۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری مجلس مشاورت

درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی گولبازار ربوہ عرصہ سے بوجہ ضعفِ قلب بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کو کامل و عاجل شفاء سے نوازے اور لمبی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(عزیز اللہ طاہر زیروی اسسٹنٹ منیجر کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار۔ ربوہ)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے تا ۳۰ ر نبوت ۱۳۵۴ ہش (نومبر ۱۹۷۵ء) مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے:۔

۱۔ مرزا عبدالحق صاحب
۲۔ مرزا مبارک احمد صاحب
۳۔ مولوی ابوالعطاء صاحب
۴۔ قاضی محمد نذیر صاحب
۵۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب
۶۔ مرزا طاہر احمد صاحب
۷۔ مولوی غلام باری صاحب سیف
۸۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۹۔ مولوی دوست محمد صاحب
۱۰۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب
۱۱۔ مرزا خورشید احمد صاحب
۱۲۔ ملک مبارک احمد صاحب
۱۳۔ مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی
۱۴۔ میاں عبدالسمیع صاحب نون
۱۵۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۱۶۔ مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۱۷۔ نصیر احمد خان صاحب
۱۸۔ مرزا انس احمد صاحب (ووٹ کے بغیر ممبر)

اِن کے علاوہ مندرجہ ذیل اِس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے:۔

۱۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۲۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لنڈن

اِس مجلس کے صدر مرزا عبدالحق صاحب۔ نائب صدر شیخ محمد احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہو گا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحبِ علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
(دستخط و مُہر)
۱۲/۲/۷۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴